© rasailojaraid.com

عالم اسلام کی قیادت کرے گا۔‘‘

جنرل پرویز نے اپنے اقتدار کے روزِ اوّل سے جو اقدامات کئے ہیں اور جو پالیسیاں اختیار کی ہیں وہ بُری طرح ناکام ہو چکی ہیں۔ جس ملک کا اپنا اندرونی نظام ہی درست نہ ہو بلکہ ملک میں کوئی نظام ہی نہ ہو، وہ عالم اسلام کی قیادت کا بار کیسے اٹھا سکتا ہے۔ ان پالیسیوں کی وجہ سے ہم اپنے ہمسایہ دوستوں کو بھی اپنا دشمن بنا چکے ہیں۔ ملک کے اندر سیاسی انتشار ہے۔ خاندانی نظام تباہ کر دیا گیا ہے۔ عدلیہ منقار زیر پر ہے۔ سیاسی و دینی جماعتیں زیرِ عتاب، پارلیمنٹ بے اختیار اور نئی قانون سازی مفقود ہے۔ اصل آئین ایل ایف او کی زد میں ہے۔ حدود آرڈی نینس، امتناع قادیانیت آرڈی نینس اور دیگر تمام قوانین غیر مؤثر ہیں۔ فحاشی و عریانی اور جرائم کو فروغ ملا ہے۔ مجموعی طور پر ملک میں غیر یقینی کی کیفیت ہے۔ ریاست کا ہر شہری عدم تحفظ کے احساس کا شکار ہے اور موجودہ حکومت اس صورت حال کو اپنی کامیابی تصور کرتے ہوئے مزید جاری اور برقرار رکھنا چاہتی ہے۔ جنرل پرویز ملک و قوم کے حال پر رحم کریں۔ اُن کی پالیسیوں سے اُمتِ مسلمہ اور خصوصاً پاکستان کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ انہیں اعترافِ جرم کرتے ہوئے مستعفی ہو جانا چاہیے۔

نواب زادہ نصر اللہ خان مرحوم

مجلس احرار اسلام کے اُفق سے طلوع ہونے والا آفتابِ سیاست غروب ہو گیا

پاکستان کے نامور اور بزرگ سیاست دان، نواب زادہ نصر اللہ خان ۲۶ اور ۲۷ ستمبر کی درمیانی شب انتقال کر گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن

مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری، جنرل سیکرٹری پروفیسر خالد شبیر احمد، سیکرٹری نشر و اشاعت عبداللطیف خالد چیمہ اور ڈپٹی سیکرٹری جنرل سید محمد کفیل بخاری نے اُن کی وفات پر اپنے تعزیتی پیغام میں کہا ہے کہ مرحوم نے اپنی سیاست کا آغاز، قیامِ پاکستان سے قبل، مجلس احرار اسلام کے سٹیج سے کیا۔ ۱۹۴۷ء میں وہ مجلس احرار اسلام کے جنرل سیکرٹری تھے۔ اور اسی حیثیت میں انہوں نے احرار کے وفد کی قیادت کرتے ہوئے کرپس مشن سے ملاقات کی اور تقسیم ہند پر احرار کا فارمولا پیش کیا۔ انہوں نے بھرپور سیاسی زندگی گزاری۔ انہوں نے مولانا ابوالکلام آزادؒ، سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور علامہ اقبالؒ کی صحبتوں سے فیض پایا۔ وہ مجلس احرار کے ترجمان روزنامہ ’’آزاد‘‘ لاہور کے ایڈیٹر بھی رہے۔ وہ نادر روزگار شخصیت تھے۔ انہوں نے بیک وقت صحافت، ادب اور سیاست میں حصہ لیا۔ وہ فارسی، اردو کے منفرد شاعر بھی تھے۔ اُن کا لب و لہجہ انتہائی متین اور شریفانہ تھا۔ بڑے سے بڑے سیاسی مخالف کو بھی سطحی انداز میں کبھی مخاطب نہیں کیا۔ ہمیشہ باوقار انداز میں سیاست کی اور اصولوں پر ڈٹے رہے۔ اُن کی سیاسی پالیسیوں سے اختلاف ہو سکتا ہے مگر اُن کے سیاسی و سماجی رویے، اُن کے اعلیٰ اخلاق کے آئینہ دار تھے۔ اُن کے انتقال سے برصغیر کی سیاسی تاریخ کا ایک تابناک عہد ختم ہو گیا۔

’’اب انہیں ڈھونڈ چراغِ رخِ زیبا لے کر‘‘

اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

© rasailojaraid.com